الفضل الموہبی
فی معنی
"اذا صح الحدیث فہو مذہبی"
تصنیف
فقیہ اُمت امام اہلسنت مجدد دین و ملت اعلیحضرت شاہ احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
پیشکش : ابو الشاہ مفتی غلام سرور قادری شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ غوثیہ مین مارکیٹ گلبرگ لاہور
ناشر
مکتبہ مصباح القرآن
جامعہ غوثیہ ٹرسٹ مین مارکیٹ گلبرگ لاہور

۱۳۱۳ھ میں تصنیف جس میں تحقیق ہے ارشاد گرامی اذا صح الحدیث فهو مذهبی کا صحیح معنی و مفہوم

الفضل الموهبی

۱۳۱۳ھ

فی معنی

اذا صح الحدیث فهو مذهبی

تصنیف

مجدد اسلام غوث الاغواث و قطب الاقطاب قبلۂ عالم

امام الفقہاء والمحدثین الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی

مع حاشیہ مسمی بہ نام

النفل الرضوی

تالیف

الشاہ مفتی غلام سرور قادری رکن مرکزی زکوٰۃ کونسل

مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

مدرس و مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم جامعہ غوثیہ رضویہ

مین مارکیٹ، گلبرگ - لاہور

ناشر:
مرکزی ادارہ مصباح القرآن جامعہ غوثیہ رضویہ

مین مارکیٹ، گلبرگ لاہور

النیّر الشہابی علی تدلیس الوہابی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ۔ از غازیپور مرسلہ جہانگیر خاں ۱۵ صفر ۱۳۰۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید دو چار کتابیں اردو کی دیکھ بھال کر چاروں اماموں کے مسئلے اخذ کرتا ہے اور اپنے اوپر ائمہ اربعہ سے ایک کی تقلید واجب نہیں جانتا اس کو عمرو نے کہا کہ تو لامذہب جو ایسا کرتا ہے کیونکہ تجھ کو بالکل احادیث متواتر و مشہور و آحاد و عزیز و غریب و صحیح و حسن و ضعیف و مرسل و متروک و منقطع و موضوع وغیرہ کی شناخت نہیں ہے۔ کہ کس کو کہتے ہیں حالانکہ بڑے بڑے علما اس وقت اپنے اوپر تقلید واحد کی واجب سمجھتے ہیں اور ان کو بغیر تقلید کے چارہ نہیں تو ایک بغیر علم آدمی ہے جو عالموں کی خاک پا کی برابر نہیں ہے نہ معلوم اپنے تئیں تو کیا سمجھتا ہے جو ایسا کرتا ہے اس کے جواب میں اس نے اس کو رافضی و خارجی و شیعہ وغیرہ بتایا بلکہ بہت سے کلمات سخت سست بھی کہے۔

لامذہب کسے کہتے ہیں۔

حالانکہ لامذہب کہنے سے اس کی یہ غرض نہ تھی کہ تو خارج از اسلام ہے بلکہ یہ غرض تھی کہ ان چاروں مذہبوں میں سے تمہارا کوئی مذہب نہیں ہے اور اس کی غرض شیعہ و رافضی بنانے کی یہ تھی کہ ان چاروں مذہبوں میں سے تمہارا کوئی مذہب نہیں ہے اور اس کی غرض شیعہ و رافضی بنانے سے یہ تھی کہ تو ایک امام کی تقلید کرتا ہے جیسے رافضی تین خلیفوں کو نہیں مانتے اور دوسرے یہ کہ ایک امام کی تقلید کرنے سے بخوبی عمل کل دین محمدی پر نہیں ہو سکتا اور چاروں اماموں کے مسئلے اخذ کرنے میں کل دین محمدی پر بخوبی عمل ہو سکتا ہے آیا ان دونوں سے کس نے حق کہا اور کس نے غیر حق اور حکم شرع کا ان دونوں کے واسطے کیا ہے جو ایک دوسرے کو سخت کلامی سے پیش آئے امید کہ سب تحقہ مہر عالی کے مزین فرما کر ارشاد فرمائیں بینوا توجروا فقط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ذی الجلالۃ والصلاۃ والسلام علی صاحب الرسالۃ الذی لا تجتمع امتہ علی الضلالۃ وعلی الہ وصحبہ ومجتہدی ملتہ اولی الایدی والابصار والنبالۃ۔

الجواب

اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب مسئلہ تقلید کی تحقیق و تفصیل کو دفتر طویل درکار ہے فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اپنے رسالہ النہی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید اور فتاوائے مندرجہ المبارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ

جلد یازدہم فتاوائے فقیر مسمی بہ العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

میں قدرے کلمات وافیہ ذکر کیے یہاں بقدر ضرورت صرف اس مقدار پر کہ بطلان کید زید ظاہر کرے اکتفا ہوتا ہے اس کا قول دو امر پر مشتمل اولاً بکمال زبان درازی مقلدان حضرات ائمہ کرام علیہم الرضوان من الملک العلام کو معاذ اللہ رافضی خارجی بتانا۔ دوم وہ تلبیس عجیب وتدلیس غریب کہ ترک تقلید میں تمام دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا ہے۔

علماء دین نے دوسری صدی کے بعد کسی ایک امام کی تقلید کو بہ اتفاق واجب قرار دیا۔

امر اول کی نسبت ان کے امام الطائفہ کے علماً ونسباً دادا اور ربیعۃً پردادا یعنی شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کی گواہی کافی وہ رسالہ انصاف میں انصاف کرتے ہیں بعد المائتین ظھر بینھم التمذھب للمجتھدین باعیانھم وقل من کان لا یعتمد علی مذھب مجتھد بعینہ وکان ھذا ھو الواجب فی ذالک الزمان یعنی دو صدی کے بعد خاص ایک مجتہد کا مذہب اختیار کرنا اہل اسلام میں شائع ہوا کم کوئی شخص تھا جو ایک امام معین کے مذہب پر اعتماد نہ کرتا ہو اور اس وقت یہی واجب ہوا اسی میں لکھتے ہیں وبالجملۃ فالتمذھب للمجتھدین سر الھمہ اللہ تعالی العلماء وجمعھم علیہ من حیث یشعرون او لا یشعرون خاص کلام یہ کہ ایک[1] مذہب کا اختیار

---

[1] ایک امام کی تقلید کے ساتھ ساتھ دوسرے اماموں کے مذاہب پر بھی عمل کیے جاؤ۔ طاہر القادری کا مذہب۔

جناب طاہر القادری ایک ہی امام کے[1] قائل نہیں وہ کہتے ہیں کہ ایک امام کی تقلید کے دعوی کے ساتھ ساتھ دوسرے اماموں کے مذاہب پر بھی عمل کیے جاؤ اسے وہ "اصول تلفیق" کا نام دیتے

کرلینا ایک راز ہے کہ حق سبحنہ وتعالی نے علماء کے قلوب میں القا فرمایا اور انہیں اس پر جمع کر دیا چاہے اس راز کو سمجھ کر اس پر متفق ہوئے ہوں یا بے جانے زید بے قید دیکھے کہ اس نے بشہادت شاہ ولی اللہ صاحب گیارہ سو برس سے زائد کے ائمہ وعلماء ومشائخ واولیاء عامہ اہلسنت وجماعت کو معاذ اللہ رافضی وخارجی بنایا اور اللہ عزوجل کے سر جلیل والہام جمیل کو جس پر اس نے اپنی حکمت بالغہ کے مطابق علمائے امت کو مجتمع ومتفق فرمایا۔ ضلالت وگمراہی ٹھہرایا۔

"اہلسنت کا جنتی گروہ فقہ کے چاروں مذہبوں میں مجتمع ہے جو ان سے خارج ہے گمراہ اور جہنمی ہے۔"

علامہ سید احمد مصری طحطاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ حاشیہ درمختار

(گزشتہ سے پیوستہ) ہیں جبکہ ہمارے ائمہ نے "تلفیق" بہ اجماع باطل قرار دیا ہے۔ طاہر القادری لکھتے ہیں ائمہ اربعہ میں کسی ایک کی تقلید کرتے ہوئے اصول "تلفیق" کے تحت دوسرے امام کا اجتہاد بھی حسب ضرورت اپنا نا چاہیے۔ عصر حاضر کی فقہی زندگی میں اسی اصول کے اطلاق (اس پر عمل کرنے) سے احکام شریعت کے نفاذ اور اجتماعی زندگی میں وحدت کے فروغ کے لیے راہ ہموار ہو سکتی ہے (اجتہاد اور اس کا دائرہ کار ص۱۷) لیکن ہمارے ائمہ فرماتے ہیں ان الحکم الملفق باطل بالاجماع" (درمختار ص۵۱) کہ حکم ملفق یعنی "تلفیق" پر مبنی حکم بہ اجماع باطل ہے اس کی شرح میں علامہ طحطاوی فرماتے ہیں جیسے حنفی فقہ سے کچھ لے کر اور شافعی فقہ سے کچھ لے کر دونوں کو ملا کر عمل کرنا۔ یہ بہ اجماع باطل ہے (طحطاوی علی الدر المختار ج۱ ص۵۱) (حنفیہ یک در گیر محکم گیر) ایک ہی امام کے ہو کر اسی کی فقہ پر عمل کریں اسی کی فقہ میں سارے مسائل کا حل مل سکتا ہے۔

ہیں ناقل ہذہ الطائفة الناجية قد اجتمعت اليوم فی مذاهب اربعة وهم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون رحمهم الله تعالیٰ ومن كان خارجاً عن هذه الاربعة فی هذا الزمان فهو من اهل البدعة والنار ۔ یعنی

اہلسنت کا گروہ ناجی اب چار مذاہب میں مجتمع ہے ۔ حنفی ، مالکی ، شافعی ، حنبلی اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت فرمائے اب جو ان چار سے باہر ہے بدعتی جہنمی ہے

واقعی ان حضرات نے اس ارشاد علماء کا خوب ہی جواب ترکی بترکی دیا یعنی علمائے اہل سنت ہمیں بدعتی ناری بتاتے ہیں ہم گیارہ سو برس تک کے ان کے اکابر و ائمہ کو رافضی و خارجی بنائیں گے ۔

بلکہ کرتو ہم درمیان ماتحتی مولیٰ تعالیٰ ہدایت بخشے (آمین)

مگر پھر بھی زید بیچارے نے بہت تنزل کیا کہ صرف رفض و خروج پر قانع رہا اس کے پیشوا تو کافر و مشرک تک کہتے ہیں وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ۔

ابن عبدالوہاب نجدی، وہابیوں کا امام اپنے اور اپنے ماننے والوں کے سوا اگلوں پچھلوں کو کافر و مشرک قرار دیتا تھا،

ناپاک ترکہ اسی بے باک اخبث امام اوّل دینِ مستحدث یعنی ابن عبدالوہاب نجدی علیہ ما علیہ کا ہے کہ اپنے موافقان ناخردمند لفرے چند بے قید و بند آزادی پسند کے سوا تمام عالم کے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتا اور خود اپنے باپ دادا استاذ، مشائخ کو بھی صراحۃً کافر کہہ کر پوری سعادت مندی ظاہر کرتا اور نہ صرف انہیں پر قانع ہوتا بلکہ آج سے آٹھ سو برس تک کے تمام علماء و اولیا سادات مرحومہ کو (خاک بدہن ناپاک) صاف صاف کافر بتا تا اور جو شخص اس کے جال میں پھنس کر اس کے دستِ شیطان پرست پر بیعت کرتا اس

سے آج تک اس کے اور اس کے ماں باپ اور اکابر علمائے سلف تا ہنام سب کے کفر پر اقرار لیتا اور اگرچہ بظاہر ادعائے حنبلیت رکھتا مگر مذاہب ائمہ کو مطلقاً باطل جانتا اور سب پر طعن کرتا اور اپنے اتباع میں ہر کندہ ناتراشیدہ کو مجتہد بننے کا حکم دیتا یہ دو چار حرف اردو کے پڑھ کر اشتر بے لگام واشتر بے مہار ہو جانا بھی اسی خرنا مشخص کی تعلیم ہے خاتمة المحققين مولینا امین الملة والدين سيدی محمد بن عابدين شامی قدس سرہ السامی رد المحتار کی جلد ثالث کتاب الجہاد باب البغاۃ میں زیر بیان خوارج فرماتے ہیں ۔

كما وقع فی زماننا فی اتباع عبدالوهاب الذين خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمين وكانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم

ۃ ابن عبدالوہاب نجدی اور طاہر القادری کا ایک ہی پروگرام ! جیسے ابن عبدالوہاب لوگوں کو اجتہاد کی دعوت دیتا جناب طاہر القادری بھی ہر ایک کو اجتہاد کرنے کی دعوت دیتے اور ائمہ اربعہ کے بتائے ہوئے فتاویٰ پر عمل کرنے کی بجائے براہ راست قرآن و سنت سے احکام و مسائل اخذ کرنے اور ائمہ کے اقوال کی طرف التفات نہ کرنے کی تلقین فرماتے ہیں ۔ ہر پڑھے لکھے کہلانے والے کو اس بات کا حق دیتے ہیں کہ وہ آئمہ مجتہدین کا مقلد ہونے کے باوجود ان سے اختلاف کر سکتا ہے جیسا کہ ہم ان کی کتاب " اجتہاد اور اس کا دائرہ کار" اور " تحقیق مسائل کا شرعی اسلوب " کے حوالہ سے پہلے بیان کر چکے ہیں عوام کو دھوکا دینے کے لیے جیسے ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے ہم نوا اپنے آپ کو حنبلی کہتے تھے اور کہتے ہیں اسی طرح جناب طاہر القادری بھی فرماتے ہیں کہ میرے گلے میں امام ابوحنیفہ کی تقلید کا پٹہ پڑا ہوا ہے ماشاء اللہ اچھا پٹہ پڑا ہوا ہے ان کی سچی تقلید کو تقلید جامد کہہ کر لوگوں کو برگشتہ کرے اور حنفی کہلائے ۔